رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے ۔ عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۲۶ | مورخہ ۲ر اکتوبر ۱۹۲۲ء | یوم دو شنبہ | مطابق ۱۰ر صفر ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو سر درد و زکام سے تو افاقہ ہو گیا تھا۔ مگر ۲۹ر ستمبر کی رات سے ٹانگ میں درد کی شکایت ہو گئی۔

گذشتہ جمعرات کو مضافات میں تبلیغ کے لئے مختلف پارٹیاں روانہ ہوئیں۔ جو جمعہ کو واپس آگئیں۔

۳۰ر ستمبر کو مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول دو ماہ کی موسمی تعطیلات کے بعد کھل گئے۔

ضلع لائل پور میں مباحثہ کے لئے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی جلال الدین صاحب و مولوی غلام احمد صاحب بھیجے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا کلام

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب الفضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یہ نظم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے گورداسپور سے واپس ہوتے ہوئے راستہ میں کہی تھی۔ اخبار میں چھاپ دیں۔ والسلام

عاجز رحیم بخش ۔ قادیان ۔ ۲۷-۹-۲۲

ملک بھی رشک ہیں کرتے وہ خوش نصیب ہیں ہم
وہ آپ مجھ سے ہے کہتا نڈر قریب ہوں میں

غضب ہے شاہ بلائے غلام منہ موڑے
ستم ہے چپ رہے یہ۔ وہ کہے مجیب ہوں میں

وہ بوجھ اٹھا نہ سکے جس کو آسمان و زمیں
اسے اٹھانے کو آیا ہوں۔ کیا عجیب ہوں میں

مقابلہ پہ عدو کے نہ گالیاں دوں گا
کہ وہ تو ہے وہی جو کچھ کہ ہے نجیب ہوں میں

ہے گالیوں کے سوا اس کے پاس کیا رکھا
غریب کیا کرے مخلی ہے وہ مُصیب ہوں میں

کرینگا فاصلہ کیا جبکہ دل اکٹھے ہوں
ہزار دُور رہوں اس سے پھر قریب ہوں میں

ہے عقل نفس سے کہتی کہ ہوش کر ناداں
مرا رقیب ہے تو اور تری رقیب ہوں میں

کر اپنے فضل سے تو میت کے ہم سفر پیدا
کہ اس دیار میں اے جان من غریب ہوں میں

مجھے یہ بخشی ہے یہ قدرت کہاں سے تجھے صیاد
کہ باغ حسن محمدؐ کی عندلیب ہوں میں

نہ سلطنت کی تمنا نہ خواہش اکرام
یہی ہے کافی کہ مولیٰ کا اک نقیب ہوں میں

مری طرف چلے آئیں مریض روحانی
کہ ان کے درد دل دکھوں کے لئے طبیب ہوں میں

صیغہ لنگر خانہ کی ہفتہ وار رپورٹ

کوشش کی جا رہی ہے کہ سلسلہ کے مرکزی صیغہ جات کی ہفتہ وار رپورٹ شایع کی جائے۔ تاکہ احباب کو کاروبار سلسلہ کی حالت تفصیل کے ساتھ معلوم ہوتی رہے۔ ہم ممنون ہیں۔ جناب میر محمد اسحٰق صاحب کے جنہوں نے بحیثیت افسر لنگر خانہ اپنے صیغہ کی رپورٹ ارسال فرمائی ہے۔ اور آیندہ بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ امید ہے دیگر صیغہ جات کے افسر بھی جلد توجہ فرمائیں گے۔ (ایڈیٹر)

ایہا الاحباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا ارادہ ہے کہ آیندہ اخبار الفضل میں صیغہ لنگر خانہ کی ہفتہ وار رپورٹ باقاعدہ شایع کی جاوے۔ یہ پہلی رپورٹ ہے۔ رپورٹ ہفتہ کے سات دنوں کی ہوا کریگی۔ جو دفتر لنگر خانہ سے ہر بدھ کو دفتر اخبار الفضل میں بھیج دیا جایا کریگی۔ اس طرح رپورٹ منگل تا بدھ سات روز کی ہوا کریگی۔ یہ رپورٹ ۲۰ لغایت ۲۶ ستمبر ۱۹۲۲ء تک کی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب اس کو بغور مطالعہ کرینگے۔

آمد مہمانان اس ہفتہ مندرجہ ذیل نئے مہمان تشریف لائے۔ (۱) مولوی عمر الدین صاحب صحیح ضلع جالندھر (۲) عبد الوہاب صاحب (۳) علی محمد صاحب لدھیکے نیویں۔ ضلع لاہور (۴) ماسٹر محمد علی صاحب اشرف۔ گڑھ دیوالہ ضلع ہوشیارپور (۵) مولوی جلال الدین صاحب زیرہ ضلع فیروزپور (۸) احمد علی صاحب (۹) حسن محمد صاحب۔ پھیرو چیچی۔ ضلع گورداسپور (۱۰) محمد شریف صاحب امرتسر (۱۱) کرم الٰہی صاحب (۱۲) اللہ داد صاحب اٹھوال۔ ضلع گورداسپور (۱۳) فضل کریم صاحب بی اے بھیرہ ضلع شاہ پور (۱۴) گوہر صاحب۔ راجپورہ ضلع گورداسپور (۱۵) جھنڈو صاحب۔ سنہیالہ ضلع لائل پور (۱۶) امام دین صاحب (۱۷) خیر الدین صاحب۔ (۱۸) محمد اسمٰعیل صاحب (۱۹) بابا صاحب۔ سیکھواں ضلع گورداسپور (۲۰) نظام الدین صاحب (۲۱) شیر محمد صاحب تلونڈی راماں۔ ضلع گورداسپور (۲۲) محمد دین صاحب فیروزپور (۲۳) عبد اللہ صاحب کاہنووان ضلع گورداسپور (۲۴) سلطان صاحب ڈلہ۔ ضلع گورداسپور (۲۵) مستری حسن دین صاحب مع پسر لاہور (۲۶) ماسٹر نواب الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ سیالکوٹ (۲۷) شیخ غلام فرید صاحب بی اے۔ لاہور (۲۸) شیخ احمد دین صاحب امرتسر (۲۹) خدا بخش صاحب طغل والہ ضلع گورداسپور (۳۰) شیخ سوداگر صاحب۔ قصور لاہور (۳۱) محمد اسمٰعیل صاحب ہیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ (۳۲) غلام محمد صاحب سیکھواں ضلع گورداسپور (۳۳) اللہ رکھا صاحب (۳۴) عزیز الدین صاحب (۳۵) محمد شریف صاحب (۳۶) دین محمد صاحب ننگل ضلع گورداسپور (۳۷) اللہ دتا صاحب۔ چنڈرکے منگولے ضلع سیالکوٹ (۳۸) محمد حمید صاحب۔ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ (۳۹) میر احمد صاحب پھیرو چیچی۔ ضلع گورداسپور (۴۰) عبد الرحیم صاحب ہزارہ (۴۱) عبد الوہاب صاحب شیخ عماد۔ لاہور (۴۲) محمد عبد العظیم صاحب۔ شکر گڑھ ضلع گورداسپور (۴۳) خیر الدین صاحب چونڈا گڑھ (۴۴) محمد حسن صاحب ٹیری خورد ضلع گوجرانوالہ

خرچ اجناس اس ہفتہ مندرجہ ذیل مقدار میں اجناس خرچ ہوئیں:۔ آرد گندم ۱۵ من ۲۲ ثار پختہ دال ماش ۱ من ۳ ثار پختہ۔ دال نخود ۲۲ ثار پختہ۔ دال مونگ ۱/۲ ۹ ثار پختہ۔ روغن زرد ۱/۲ ۷ ثار پختہ۔ چاول ۱ من ۶ ثار چینی ۴ ثار۔

دیگر اخراجات ان اجناس کے علاوہ دودھ۔ گوشت۔ ایندھن مصالحہ جات۔ مٹی کے تیل وغیرہ وغیرہ پر جو نقد رقم اس ہفتہ میں خرچ ہوئی وہ سترہ روپیہ چھ آنہ نو پائی ہے

لنگر سے کھانا کھانیوالوں کی تعداد اس ہفتہ کے صبح وشام چودہ وقتوں میں پرانے اور نئے مہمان ملا کر کل کھانا کھانے والوں کی تعداد دو ہزار چھیاسی ہے۔ یعنی چودہ وقتوں کی حاضریوں کی یہ تعداد ہے۔

ضروریات مہمانخانہ یہ ہے مختصر نقشہ لنگر خانہ کے اخراجات کا۔ اب میں احباب کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ موسم سرما شروع ہو گیا ہے۔ عموماً مہمان باوجود اعلان کے بغیر بستروں کے آتے ہیں۔ اس لئے ایسے مہمانوں کی آمد پر ہم کو بہت تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ اور ادھر ادھر سے مانگ کر بسترے مہیا کرنے پڑتے ہیں۔ اسلئے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ دریاں۔ چادریں۔ تکیہ۔ کمبل۔ لحاف وغیرہ وغیرہ سے ضرور امداد فرماویں۔ میں احباب کی توجہ کا منتظر ہوں۔ والسلام

سید محمد اسحٰق۔ افسر لنگر خانہ۔ قادیان

اخبار احمدیہ

اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ میں تبلیغ حافظ مولوی روشن علی صاحب اپنے وطن سے واپسی پر کچھ دیر کے لئے یہاں ٹھہرے۔ اور ہماری استدعا پر کہ یہاں ایک وعظ کی سخت ضرورت ہے۔ سورہ جمعہ کا پہلا رکوع تلاوت کر کے ایسا دلآویز وعظ فرمایا۔ اور ایسی عجیب بے نظیر فصیح البیانی سے تقریر کی۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا اور سلسلہ کی طرف سے حسن ظنی کا بیج بو دیا۔ ویعلمہم الکتٰب کا سا رنگ جما دیا کہ تمام حاضرین حیران ہو گئے۔ یہاں کے میونسپل کمشنر شیخ نذر حسین صاحب کے جو بہت اعلیٰ اخلاق کے انسان ہیں۔ ہم بہت مشکور ہیں کہ انتظام وعظ میں انہوں نے ہر طرح کی امداد بہم پہنچائی۔ خاکسار عبد الحق سب پوسٹماسٹر اکال گڑھ

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان - ۲۳ - اکتوبر ۱۹۲۲ء

احمدیت ولایت کے ایک اخبار کی نظر میں

اخبار "ویسٹ افریقہ" کے خاص قائم مقام کا مضمون

ولایت کے اخبار "ویسٹ افریقہ" (۲۳ جون ۱۹۲۲ء) میں اس کے خاص قائم مقام کا سلسلہ احمدیہ کے متعلق ایک مفصل مضمون شایع ہوا ہے جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ولایت کے اخبار ان امور کو بھی کس فراخ دلی اور وسعت قلبی سے ذکر کرتے ہیں۔ جو ان کے مذہب کے خلاف ہوتے ہیں اور نئی باتیں معلوم کر کے شایع کرنے کے لئے کتنی محنت اور کوشش سے کام لیتے ہیں۔

اخبار مذکور بعنوان "سلسلہ احمدیہ ہندوستان مغربی افریقہ اور لنڈن میں" لکھتا ہے:-

"اسلامی سلسلہ احمدیہ لنڈن میں اور درحقیقت تمام انگلینڈ میں مستقل ترقی کر رہا ہے۔ یہ بیان ان لوگوں کے لئے واقعی موجب حیرت ہو گا۔ جو اس مذہب سے تعلق نہیں رکھتے لیکن وہ اور زیادہ متحیر ہوں گے۔ جب ان کو معلوم ہو گا کہ دولت برطانیہ دوسری سلطنتوں کی نسبت مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد پر حکمران ہے۔ اس لحاظ سے حقیقت یہ ہے۔ کہ حکومت برطانیہ معلومہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہے۔"

اس کے بعد عید الفطر کی تقریب کے سلسلہ میں مسجد احمدیہ لنڈن۔ نماز عید اور خطبہ عید کا ذکر اس طرح کرتا ہے:-

"گذشتہ اتوار کو جو کہ ماہ رمضان کے خاتمہ کے بعد آیا۔ مسجد احمدیہ میلروز روڈ۔ ساؤتھ فیلڈ میں جو دارالسلطنت برطانیہ میں سلسلہ احمدیہ کا مرکز ہے۔ ایک تہوار منایا گیا۔ فی الحال تو مسجد کی حیثیت ایک پرائیویٹ مکان کی سی ہے مگر مکان اور اس کی متعلقہ زمین جو مکان کی پشت پر ہے خریدی جا چکی ہے۔ جس پر آئندہ ایک یا دو سال کے عرصہ میں مسجد کی تعمیر ہو گی جس پر پندرہ ہزار پونڈ صرف ہوں گے اور جس میں تین سو نمازی ایک وقت میں نماز پڑھ سکیں گے۔ مسجد کا نقشہ تو وہی ہو گا۔ جو عام طور پر مسجدوں کا ہوتا ہے مگر اس کے تعمیری معاملے میں انگلستان کی آب و ہوا کا خیال ضرور رکھا جائے گا۔ مسٹر مبارک علی ایم اے اور مسٹر فتح محمد سیال ایم اے دو مشنری ہیں۔ جو ساؤتھ فیلڈ میں تحریک احمدیت کے انچارج ہیں۔ جس کے قریباً سو ممبر ہیں۔

رمضان کے مہینہ کے بعد عید الفطر کی نماز مسجد کے باغ میں ادا کی گئی۔ مسلم اور غیر مسلم دونوں قسم کے لوگ مدعو تھے۔ مشرقی قالین سبز گھانس پر نمازیوں کے لئے بچھائے گئے۔ جن کا بیشتر حصہ ترکی ٹوپی یا پگڑی کے ساتھ یورپین لباس پہنے ہوئے تھا۔ جس سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ایک لمحہ کے لئے مشرق کو قریب تر لے آیا ہے۔ مسٹر مبارک علی نے پہلے مختصر نماز پڑھائی۔ جس کے مقتدیوں میں ہندوستانی۔ ایرانی۔ عراقی۔ مصری۔ مغربی افریقوی۔ مشرقی افریقوی اور روسی مرد و عورت شامل تھے اور سفیر ترکی (رشید پاشا) اور افغان وزیر (سردار عبد الہادی خان) کی تشریف آوری کی بھی امید تھی۔

خطبہ میں مسٹر مبارک علی نے سامعین کو بتایا کہ افضل الانبیاء خاتم النبیین محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کونسے قوانین احکام کے لئے مقرر کئے ہیں۔ قمری مہینہ کے اختتام پر جو امسال ۲۸ اپریل کو شروع ہو کر گذشتہ دن ختم ہوا ہے۔ مسلمان جو آج عید منا رہے ہیں۔ یہ رمضان المبارک کے روزوں کے پورا کرنے کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ ان میں خود ضبطی اور تندرستی کے قیام کے اسباب کا سبق دیا گیا ہے ماہ رمضان کے دوران میں مسلمانوں کو سختی سے ایک بے عیب اور عمدہ طریق زندگی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے جس سے ایک انسان کو یہ سکھانا مقصود ہے۔ کہ اگر وہ ایک مہینہ اس طریق پر عمل کر کے اپنی زندگی اعلیٰ بنا لیگا۔ تو سال کے بقیہ عرصہ میں بھی اپنی زندگی پاک و صاف گذار سکیگا مسٹر مبارک علی نے بیان کیا۔ کہ اس سلسلہ کے ساتھ مستقبل قریب میں ہندوستان کی نجات وابستہ ہے۔ کیونکہ وہ ہندو مسلمان دو ہمسایہ قوموں کو جو گذشتہ [illegible] میں بھی حقیقی معنے میں ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھی نہیں ہو سکیں متحد کرنا چاہتا ہے۔ احمد (المسیح الموعود) کا پیغام ہندوستان اور تمام دنیا کے لئے نہایت عظیم الشان پیغام ہے۔ اور ہندوستان کے لئے اعلیٰ ترین مطمح نظر سیاسی آزادی نہیں بلکہ احمد کا پیغام جو ایک روحانی پیغام ہے۔ ہندوستان جو تمام دنیا کی اقوام و مذہب کا مرکز ہے۔ اس میں خدا کا اسقدر اقوام اور گروہوں کو جمع کرنا خالی از حکمت نہیں۔ اسلام نے سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ بہت بڑی قوت حاصل کر لی ہے۔"

مولوی مبارک علی صاحب بی اے۔ بی ٹی مبلغ اسلام کے خطبہ عید الفطر کا قابل تعریف طریق سے مطلب اور مفہوم بیان کرنے کے ساتھ ہی سلسلہ کی نہایت اختصار کے ساتھ تاریخ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہے:-

"یہ سلسلہ جو تمام دنیا میں پھیل رہا ہے۔ یہاں اس کی ابتدا اور موجودہ نشو و نما کے متعلق کچھ بیان کرنا بے محل نہ ہو گا۔ اس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود تھے۔ جن کی وفات ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ سلسلہ کی ابتدا پنجاب میں شروع ہوئی۔ جہاں احمد (علیہ السلام) نے اپنے چار لاکھ متبعین کے ساتھ جو کہ زیادہ تر ہندوستان کے شمال مغربی علاقوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ بغیر نمود و نمایش کے زندگی بسر کی۔ آجکل اغلباً احمدیوں کی تعداد دس لاکھ ہے۔ جو تیزی کے ساتھ ترقی پذیر ہے۔ احمد علیہ السلام کے خلیفہ اول حضرت مولوی نور الدین صاحب تھے جن کا انتقال ۱۹۱۴ء میں ہوا۔"

اسی سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی شبیہ مبارک اور حالت کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ وہ نہایت ہی دل آویز ہونے کے علاوہ حقیقت کے اسقدر مطابق ہے۔ کہ اگر اس کو مد نظر رکھ کر یورپ کا کوئی شخص حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی مجلس میں آجائے۔ تو بغیر کسی کے تعارف کرائے اور بغیر ایک لمحہ کے توقف کے فوراً آپ کو پہچان لیگا ہم مضمون نگار کے اس کمال کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خط و خال کو [illegible] خوبی سے اور آپ کے حالات سے جو [illegible]

میں بہت کم شائع ہوئے ہیں۔ ایسا صحیح احمدیت کا نقشہ کھینچا ہے۔ کہ گویا وہ حضور کے سامنے بیٹھا ہوا لکھ رہا تھا۔ اور اسے حضور کی مجلس میں بیٹھنے کا موقع حاصل ہو چکا ہے۔

ممکن ہے کوئی شخص اس مضمون کے متعلق یہ خیال کرے۔ کہ یہ مضمون کسی احمدی نے ہی لکھ کر چھپوا دیا ہوگا لیکن دو تین باتیں اس مضمون میں ہی ایسی پائی جاتی ہیں جو اس بدظنی کو دور کر دیتی ہیں۔ اول تو یہ کہ اخبار نے مضمون نگار کو اپنا خاص قائم مقام قرار دیا ہے اور یہ ہو نہیں سکتا کہ یونہی کوئی مضمون بھیجدے۔ اور اسے اخبار اپنا خاص "قائم مقام" بنالے۔ دوسرے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ہی ذکر میں آپ کو مسیح موعود لکھا ہے۔ جس کی اصلاح کی طرف مولوی مبارک علی صاحب نے اخبار مذکور کو توجہ دلائی۔ اور ان کے خط کی بنا پر اس نے اصلاح کا اعلان کیا۔ ایسی غلطی کسی احمدی کے مضمون میں ہرگز نہیں ہو سکتی ؂

تیسرے یہ لکھا گیا ہے۔ کہ کہا جاتا ہے۔ مغربی افریقہ سے سلسلہ احمدیہ لنڈن میں پہنچا۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ ہمارا لنڈن مشن مغربی افریقہ کے مشن سے بہت پہلے کا قائم ہے۔ اور چونکہ لنڈن سے مولوی عبدالرحیم صاحب کو مغربی افریقہ بھیجا گیا تھا۔ جنھوں نے وہاں جاکر باقاعدہ تبلیغی مشن قائم کیا۔ اس لئے یہ کہنا چاہیے کہ لنڈن سے مغربی افریقہ میں یہ مشن پہنچا۔

یہ فروگذاشتیں بہت معمولی ہیں۔ لیکن ایک غیر شخص سے ان کا سرزد ہونا جس طرح بالکل ممکن ہے۔ اسی طرح یہ ناممکن ہے۔ کہ کوئی احمدی ان کا مرتکب ہو۔

بہرحال یہ قرائن ہیں۔ جو اس قسم کی بدظنی کو دور کرنے کے لئے کافی ہیں۔ کہ ممکن ہے۔ یہ مضمون کسی احمدی کا ہی ہو۔ اس صورت میں مضمون نویس کی قابلیت کا اعتراف نہ کرنا سخن فہمی سے بعید ہے۔ اور امید ہے کہ ناظرین حسب ذیل کے اقتباس کو پڑھ کر جو حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق ہے۔ اس بارے میں ہمارے ساتھ پورے پورے متفق ہوں گے۔

"آج کل سلسلہ کے لیڈر اور امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (خلیفہ) مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ محبت اور صداقت کا یہ واعظ اعظم جو کہ سلسلہ احمدیہ کا پیشرو ہے کس شکل و صورت کا ہے؟

یہ مذہبی اور معاشرتی ضلع بٹالہ (پنجاب) کے شمال و مشرق کی جانب تقریباً دس میل کے قریب فاصلہ پر ایک چھوٹے سے خاموش قصبے میں جو کہ چھوٹے سے گاؤں سے بوجہ سلسلہ کی ترقی کے بہت بڑھ گیا ہے۔ رہتا ہے۔ قادیان کی سڑک ہمیشہ زائرین قادیان سے جو دنیا کے ہر کونے سے اظہار عقیدت اور جلب فیض کے لئے آتے ہیں پُر رہتی ہے کیونکہ۔ یروشلم کی جو حیثیت ایک عیسائی کے نزدیک ہے یا ایک ہندو کے نزدیک جو بنارس کی حیثیت ہے۔ ویسی ہی یا اس سے زیادہ قادیان کی حیثیت ایک احمدی کے نزدیک ہے۔

سلسلہ کے امام کے متعلق یونہی تصور کرو کہ وہ چٹائی کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے پر بیٹھا ہے۔ صاف مگر سادہ لباس میں ملبوس ہے۔ اس کا سر جھکا ہوا ہے اس کی آنکھیں نیم وا ہیں۔ وہ اپنا بزرگانہ سر اٹھاتا ہے۔ اور تم ایک متبسم چہرے کو جس پر انوار نبوت ہویدا ہیں۔ دیکھتے ہو۔ اس کی آواز میں ہمدردی پائی جاتی ہے۔ اس کے اطوار نہایت متحملانہ ہیں۔ اور وہ بہت عقلمند انسان ہے۔

یہ ہے اس سلسلہ کا امام۔ جو سلسلہ کا انتظام اور اہتمام کرنے میں خاص امتیاز رکھتا ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے اس نقشہ سے متاثر ہو کر نامہ نگار موصوف کی توجہ خواہ مخواہ اسلامی مساوات کی طرف مبذول ہو گئی۔ چنانچہ اس موقع پر وہ اس کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے :۔

"لفظ اسلام کے معنے ہی خالص روحانی اور حکیمانہ زندگی بسر کرنا۔ اسلام میں کوئی ایسا گرجا نہیں ہے جس میں کسی شخص کے لئے خواہ وہ کوئی ہو۔ جگہ مخصوص کی جاتی ہو۔ اگر کوئی افریقی یا یورپین پہلے مسجد میں آئے اور آکر اول صف میں بیٹھ جائے۔ تو بادشاہ بھی اگر اس کے بعد آئے گا۔ تو قطعاً اس کو وہاں سے اٹھانے کا خیال بھی نہیں کر سکتا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔ "میں نے قومی تعصب کو پاؤں تلے روند ڈالا ہے" عربی تمام مسلمانوں کی عام زبان ہے۔ اور اسلام کسی خاص قومیت کا نام نہیں۔ نہ یہ کسی ملک سے مخصوص ہے نہ یہ رنگوں کا امتیاز جانتا ہے۔"

سلسلہ احمدیہ کے متعلق صحیح واقفیت پیدا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے لکھا ہے :۔

"بہت سی غلط فہمیاں ہیں۔ جو سلسلہ احمدیہ کے متعلق لوگوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ بالخصوص ان میں جو اسکو سمجھنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے (جیسا کہ ایک مشہور مصنف پچھلے دنوں ٹرکی کی موجودہ حالت پر بحث کرتے ہوئے خواہ مخواہ اسلام کو درمیان میں گھسیٹ لایا) حالانکہ احمدیت کے ساتھ تعلق رکھنے والی کوئی ایسی بات نہیں ہے جو اچھی طرح نہ سمجھی جا سکے۔"

سلسلہ کی ان خصوصیات کا ذکر کرنے کے بعد کہ :۔

"یہ ایک اہم بالشان امر ہے کہ سلسلہ احمدیہ خصوصیت کے ساتھ ایک خالص مذہبی تحریک ہے جس کا سیاسیات سے کچھ تعلق نہیں۔ اسکے پیرو نہ سور کھاتے ہیں نہ شراب پیتے ہیں۔ اور ربانی احکام پر عمل کرتے ہیں۔ جو خاتم النبیین محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی شریعت میں درج ہیں۔"

سلسلہ کی ترقی کے متعلق لکھا ہے :۔

"اس سلسلہ کا مرکز قادیان پنجاب ہے۔ اور اس کی شاخیں تمام ہندوستان۔ برہما۔ سیلون۔ چین آسٹریلیا۔ عراق۔ ایران۔ عرب۔ مصر۔ مشرقی افریقہ۔ ماریشس۔ مغربی افریقہ۔ انگلستان اور ریاستہائے متحدہ امریکہ میں پھیلی ہوئی ہیں ؂

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مغربی افریقہ سے یہ سلسلہ یہاں پہنچا ہے۔ وہاں سالٹ پانڈ میں اس سلسلہ کی شاخ ہے۔ جہاں پروفیسر عبدالرحیم نیر (B. phil) بطور مشنری کام کرتے ہیں۔ اور لیگوس میں ۴۲ بینگو بوس سٹریٹ اور سیرالیون میں بھی اس کی شاخیں ہیں۔ گذشتہ بارہ ماہ کے دوران میں مغربی افریقہ کے ۱۶ ہزار لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ سلسلہ احمدیہ کے امتیازی اصول میں سے ایک اصل یہ ہے کہ اس کے افراد جس ملک میں بھی رہیں۔ اس کے قوانین کی سچے طور پر فرمانبرداری کریں" ؂

ہندو مسلم اتحاد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو مضبوط اور ناقابل شکست بنیاد قائم کی ہے۔ اسے پورے طور پر سمجھتے ہوئے نہایت قابل تعریف طریق سے اس طرح بیان کیا ہے۔

"ہندوستان میں ہندو مسلم اتحاد کی جو۔ احمدیت کے تحت ہو سکتا ہے۔ (اور جو کہ سلسلہ کے مقاصد میں سے ایک ہے) امر جو اچھی طرح تشریح کرتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مسلمانان ہند احمد (علیہ السلام) سے قبل ہندوؤں کے نبیوں کی صداقت کے قائل نہ تھے۔ احمد المسیح الموعود نے اس کے برعکس یہ تعلیم دی کہ ہندوستان میں بھی اسی طرح انبیاء مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ جس طرح اور ملکوں میں ہوا کرتے تھے۔ اس اصل نے ہندو مسلم اتحاد کو روحانی بنیادوں پر قائم کر دیا اور سلسلہ کو برطانیہ تک وسعت دیدی ہے۔"

اگر اس نکتہ کو ہندو مسلمان سمجھ جائیں۔ تو ایسا مستحکم اتحاد قائم ہو سکتا ہے۔ جو کبھی نہ ٹوٹے۔ اور ناخوشی اتحاد کے نقصانات سے محفوظ ہو جائیں۔ لیکن افسوس کہ لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے۔

اخیر میں اس یقین کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے ماتحت ہے۔ کہ ایک وقت آئیگا جب ساری دنیا میں اسلام پھیل جائیگا۔ اور دوسرے مذاہب یا تو مٹ جائیں گے یا نہایت ادنےٰ حالت میں رہینگے چنانچہ لکھا ہے۔

"تمام احمدی احمد کی اس پیشگوئی پر پورا ایمان اور [illegible] یقین رکھتے ہیں۔ کہ آخر کار اسلام تمام اقطاع عالم میں پھیل جائیگا۔ اور آخر کار حکمران مذہب ہو جائیگا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اسلام کا سلسلہ احمدیہ ان اعلیٰ مقاصد کی تعلیم دیتا ہے۔ کہ دنیا میں امن رہے۔ اور خدا کی آشتی کی مرضی دنیا میں قائم ہو۔ اسلام مسلمانوں کے مذہب کا نام ہے۔ مسلمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نہیں سمجھتے۔ بلکہ آپ کو صرف ایک انسان مگر خدا کا رسول اور نبی مانتے ہیں۔ وہ اپنے کو محمڈن نہیں کہتے بلکہ مسلم کہتے ہیں۔"

بانی آریہ سماج کی جائے ولادت کی تلاش

کسی انسان کے کریکٹر پر اسکی ابتدائی زندگی کے حالات بہت بڑی روشنی ڈالتے ہیں۔ اور جن لوگوں میں یہ زندگی بسر کی گئی ہو۔ ان کی شہادت بڑا زبردست اثر رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صداقت میں بارشاد خداوندی اس بات کو پیش کیا۔ کہ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون میں نے دعوئی نبوت سے پہلے ایک لمبا عرصہ تم میں گذارا ہے۔ اس کو دیکھو۔ اگر اس عرصہ میں تم نے مجھ میں کوئی عیب نہیں پایا۔ اور میری زندگی کے پاک ہونے کے شاہد ہو۔ تو اب کیونکر مجھ پر کوئی الزام لگا سکتے ہو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مخالفین کو گویا یہ چیلنج تھا۔ کہ آپ کی پہلی زندگی میں کوئی نقص تو نکالیں مگر کسی نے اس کو قبول نہ کیا۔ اور کوئی بڑے سے بڑا مخالف بھی آپ کی پہلی زندگی میں کسی قسم کا نقص ثابت نہ کرسکا بلکہ کئی مواقع پر انہوں نے آپ کی پہلی زندگی کے نہایت اعلیٰ ہونے کا اقرار کیا۔

اسی طرح اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود نے ان لوگوں کو جن میں آپ نے دعوے سے پہلی زندگی گذاری۔ اپنی زندگی کے پاک ہونے کی شہادت میں پیش کیا۔ اور کسی نے آپ کے خلاف بیان نہ دیا۔

برخلاف اس کے پنڈت دیانند صاحب کو جنہوں نے ہندو مذہب کا مصلح ہونے اور وید کی تعلیم کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کا دعوےٰ کیا۔ دیکھئے انہوں نے اپنی پہلی زندگی کو پوشیدہ رکھنے کے لئے اس قدر کوشش کی۔ کہ اپنی جائے پیدائش تک کا نام کسی کو نہ بتایا۔ اور اب آریوں کو اپنے "سوامی" کے "جنم استھان" کا بھی پتہ نہیں کہ کہاں ہے۔ اور وہ اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ کسی طرح سوامی جی کی جائے پیدائش کا کھوج لگا سکیں چنانچہ اخبار پرکاش ۲۰ اگست ۱۹۲۲ء نے لکھا تھا۔

"کہ [illegible] سبھا نے [illegible] سوامی [illegible] جی اور پروفیسر رام دیو جی کی ایک سب کمیٹی اس غرض سے بنائی تھی۔ کہ وہ ریاست موروی میں جاکر اور وہاں جاکر یہ پتہ لگانے کی کوشش کرے کہ رشی دیانند کا جنم استھان کونسا ہے۔"

معلوم نہیں یہ کمیٹی گئی یا نہ گئی۔ لیکن اس کے بنانے سے یہ تو ظاہر ہے کہ آریوں کا پنڈت دیانند صاحب کے صحیح ابتدائی حالات سے آگاہ ہونا تو الگ رہا۔ انہیں اتنا بھی علم نہیں کہ وہ کہاں پیدا ہوئے۔

معلوم ہوتا ہے آریہ صاحبان نے اب یہ سمجھکر "رشی کے جنم استھان" کا پتہ لگانے کا ارادہ کیا ہے۔ کہ اس عرصہ میں رشی کے حالات سے واقف لوگ گذر چکے ہونگے۔ اور کوئی ان کی پہلی زندگی کے حالات جاننے والا نہ ہوگا۔

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ وہ پنڈت دیانند جنہوں نے تمام مذاہب کے بزرگوں کے متعلق گندے سے گندے الفاظ استعمال کئے۔ ان میں اتنی بھی جرأت نہ تھی۔ کہ اپنے "جنم استھان" کو بھی ظاہر کرسکتے۔ اور بڑی احتیاط کے ساتھ ہمیشہ اسے چھپاتے رہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ اب آریہ اسکی تلاش کیلئے کمیٹیاں بنا رہے ہیں۔

خواجہ صاحب کے علوم اسلامیہ

خواجہ کمال الدین صاحب اشاعت اسلام کے الفاظ کو ترک کرکے جن علوم کو جرمنی میں پیش کرنا اہم اور ضروری سمجھتے ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اہل جرمنی میں اسلامی مبلغ علمی شان کا چاہیئے نہ عقائد کی تفصیلات بیان کرنے کی ضرورت ہے نہ اسکے اصولوں پر نکتہ چینی کی ضرورت ہے کیونکہ ان باتوں سے یہ قوم فارغ ہے اور نہ معمولی باتیں سننے کی ضرورت یہاں علم اقتصاد فلسفہ اخلاق فلسفہ تمدن و تہذیب اور ایسی طرح مختلف علوم کو سامنے رکھکر یہ دکھلانا ہے کہ تعلیم اسلام میں علی الخصوص قرآن میں یہ ساری باتیں ہی ہیں۔ بلکہ اسلامی تعلیم کو ان پر تفوق ہے"

کیا اس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ جن علوم کا جناب خواجہ صاحب نے ذکر کیا ہے وہی ان کے نزدیک اسلام کی اہم باتیں ہیں۔ اور ہستی باری توحید الٰہی۔ رسالت وحی۔ معاد۔ قدر۔ ملائکہ وغیرہ کو وہ معمولی باتیں سمجھتے ہیں۔ اور اسی لئے ان کا انہوں نے ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ ان علوم کا نام اسلام نہیں بلکہ اسلام ان باتوں کا نام ہے جن کو بدقسمتی سے خواجہ صاحب معمولی کہتے اور جن کے سننے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ معلوم ہوتا ہے جس بات نے خواجہ صاحب کو حضرت مسیح موعود کا ذکر یورپ میں کرنے سے روکا تھا۔ وہی اب انہیں حقیقی اسلام سے دست بردار ہونے کی تحریک کر رہی ہے۔ اور وہ محض شہرت اور ناموری کی ہوس ہے جسکے باعث حضرت مسیح موعود کو انہوں نے [illegible] اسلام کو بھی [illegible] کرنے کے لئے اور ذاتی فوائد کی غرض سے چھوڑا۔ اور اب اہل یورپ میں ہر دلعزیز بننے اور ان کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اسلامی ارکان کو خیرباد کہنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اور مغز اسلام کو چھوڑ کر قشر کو پیش کرنا چاہتے ہیں +

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ڈائری

(۳ر ستمبر ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر)

بیعت

(۱) میاں سلطاناں عرف بھاناں ساکن بیردال ضلع گورداسپور (۲) میاں محمد شفیع الکھوال ضلع گورداسپور۔

(۵ر ستمبر ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر)

صفت کن فیکون

فرمایا۔ میں نے ایک کتاب پر صفات باری کے متعلق نوٹ کیا ہوا تھا۔ اس میں لکھا تھا۔ اگر یہ سوال ہو کہ یہ جو کہا جاتا ہے انسان صفات باری کا مظہر ہو جاتا ہے۔ تو خدا کی صفت کن فیکون کی مظہریت کی مثال کیا ہے۔ میں نے وہاں اسکا جواب لکھا ہے۔ کہ جب انسان ترقی کرتے کرتے اس مقام پہ پہنچ جاتا ہے کہ اس کی خواہشات مٹ جاتی ہیں۔ اور خدا ہی کی مرضی اسکی مرضی ہو جاتی ہے۔ تو خدا اس کے ذریعہ کن کہلواتا ہے۔ اور وہ خدا ہی کا کن کہنا ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اسی مضمون کی طرف اپنی ایک کتاب میں اشارہ فرمایا ہے۔ کہ انسان کو ایک مقام ایسا ملتا ہے جہاں وہ کن فیکون کہتا ہے۔

مبلغین کے اخراجات

تبلیغ کے ذکر میں ایک نوجوان گریجوایٹ نے جنہوں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ عرض کیا کہ ہمارے مبلغ Self supporting (اپنے اخراجات آپ چلانا) کب ہوں گے۔

فرمایا کہ یہ سوال تو مجھ سے پوچھنے کا نہیں اپنے نفس سے پوچھو۔ پھر فرمایا کام تو ہر جگہ ہو سکتا ہے۔ لیکن دو چیزیں ایسی ہیں جن سے کام ہوتا ہے۔ یا تو ایمان ہو۔ یا ایک Trade ہو۔ طالب علم نوجوان ہوتے ہیں۔ ان میں ایمان کی وہ حالت نہیں ہوتی۔ جس کی ضرورت ہے پھر ہم ایک نئی جماعت ہیں۔ اس لئے ان کے سامنے Traditions (روایات) بھی نہیں ہیں۔ جب طالب علموں کو یہ خیال ہو جاتا ہے۔ کہ وہ کچھ کما سکتے ہیں۔ تو ان کے خدمت دین کے ارادوں میں تزلزل آ جاتا ہے۔

فرمایا کہ زبانی اقرار قربانی کا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ بار بار سامنے آنا چاہیئے۔ اور نہیں محسوس ہونا چاہیئے کہ یہ ہر ایک قربانی کرنے کو تیار ہے۔ ان صاحب کو فرمایا کہ تمہارے والد صاحب کے متعلق ہمیں یقین ہے کہ اگر ہم ان کو کاروبار چھوڑ دینے کے لئے کہیں تو وہ فوراً چھوڑ کر یہاں آ جائینگے۔ اور ان کے دل میں ذرا بھی خیال نہ آویگا۔

اعلیٰ تعلیم کے بعد دین کی تعلیم

پھر فرمایا کہ اگر ایک شخص ایسا ہو کہ جو ڈاکٹری پڑھنے یا ایم اے ہونے کے بعد کم از کم دو سال اور دین سیکھنے کے لئے طالب علمی کرنے کے لئے تیار ہو تو ہم اس کے متعلق یہی پسند کریں گے کہ وہ پہلے ایم۔ اے ہو جائے۔ یا ڈاکٹری پڑھ لے۔ لیکن جو ڈاکٹری پاس کرنے اور ایم اے ہونے کے بعد طالب علمی نہ کر سکتا ہو۔ اس سے ہم ابھی کام لینگے کیونکہ دیکھا گیا ہے۔ کہ جب نوجوان طلباء کسی کام کے قابل ہوتے ہیں۔ تو پھر ان کا پہلے سا ارادہ نہیں رہتا۔ حالانکہ حالت یہ ہونی چاہیئے۔ کہ جب بھی اور جس حال میں بھی وہ ہوں۔ اگر ان کو خدمت دین کے لئے بلایا جائے تو آ جائیں۔ اور ان کو اس کا احساس نہ ہو کہ ہمارے امتحان میں دو مہینے باقی ہیں یا اتنا عرصہ ہے۔

آدمیوں کو نکما بنانا مقصود نہیں

فرمایا ہمارا کبھی یہ منشاء نہیں ہوتا۔ کہ لوگ کام چھوڑ دیں۔ اور دوسروں پر پڑے رہیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ تمام لوگ محنت کے کام کریں۔ اور خوب کریں۔ لیکن ان کاموں میں اس طرح محو نہ ہو جائیں۔ کہ جب ان کو دین کے لئے بلایا جائے۔ تو ان کو اپنا کام چھوڑنا دوبھر ہو۔ بلکہ ان کی یہ حالت ہونی چاہیئے۔ کہ جب ان کو بلایا جائے۔ وہ آئیں اور خوش ہوں۔

قربانی سے عقل تیز ہوتی ہے

فرمایا۔ دیکھو حضرت ابو بکرؓ ہر بار مال قربان کرتے تھے اور ہزاروں روپیہ دیتے تھے۔ لیکن کبھی ان کو یہ خیال نہیں آتا تھا۔ کہ وہ اپنا نقصان کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قربانی سے عقل تیز ہو جاتی ہے۔ چنانچہ وہ سمجھ گئے تھے کہ خدا کی راہ میں قربانی سے مال کم نہیں ہوتا۔ اور یہ مال کا صحیح مصرف ہے۔ پھر دیکھو کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے مال میں برکت بھی اتنی دی تھی کہ جو لیے اندازہ ہے۔

کسب کمال کن

فرمایا لوگ جس کے محتاج ہوں اس کیلئے خرچ کرنا ان پر دوبھر نہیں ہوتا۔ لیکن جسکو اپنا محتاج خیال کریں اسپر خرچ کرنا ان کو شاق ہوتا ہے۔ مثلاً ثناء اللہ ہی ہے۔ لوگ اس کے متعلق سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارا کام کرتا ہے۔ اس لئے اسکو روپیہ دیتے ہیں۔ مگر ایک ملا کے لئے خرچ کرنا ان کو برا معلوم ہوتا ہے۔ ثناء اللہ نے ہماری مخالفت میں کمال حاصل کیا ہے۔ پس ہمارے نوجوانوں کو کمال حاصل کرنا چاہیئے۔ اور سوال کرنے سے بچنا چاہیئے۔ پھر ان کی قدر آپ ہو گی۔

ہمارے نوجوان مبلغ کس رنگ میں نکلیں

فرمایا ہمارے نوجوان مبلغ جب نکلیں خواہ ہم مستقل طور پر رہبانیت کو برا اور خلاف اسلام ہی سمجھتے ہیں۔ مگر جب وہ ایک دفعہ درویشانہ حالت میں نکلیں اور انگریزی میں لیکچر دیں۔ تو دنیا کو الٹ سکتے ہیں۔

لباس کی سادگی

فرمایا ہم اسی سادہ لباس میں لاہور وغیرہ جاتے ہیں۔ ہر ایک طبقے کے لوگ ملتے ہیں۔ میرا لباس تو پھر بھی اچھا ہوتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب کو تو اس کا بالکل خیال نہیں ہوتا تھا۔ ایک دفعہ میں بخاری لئے جا رہا تھا۔ حضرت صاحب نے دریافت فرمایا۔ کیا ہے۔ میں نے عرض کیا مولوی صاحب کے پاس جاتا ہوں اور یہ بخاری ہے۔ فرمایا مولوی صاحب سے دریافت کرنا کہ بخاری میں جمعہ کے دن تزئین کرنے کی بھی کوئی حدیث ہے۔ میں نے جا کر اسی طرح کہدیا۔ زمانہ خلافت میں آپ کسی قدر لباس کا خیال فرماتے تھے۔

(۶ر ستمبر ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر)

ہندو مسلم اتحاد

ہندو مسلمانوں کے فسادات کے ذکر پر فرمایا۔ ہندو مسلمانوں میں جو تعلقات اتحاد بتائے جاتے ہیں۔ وہ ظاہری ہوتے ہیں ہم اصول کے مخالف نہیں۔ کہ صلح ہو۔ مگر جب تک دل صاف نہ ہوں۔ اس وقت تک صلح کیسے ممکن ہے۔ اور ایسی صلح جو

آریوں کا سوراج

پروفیسر رام دیو کا لیکچر شملہ میں

۲۷ر ستمبر ۱۹۲۳ء پروفیسر رام دیو کا لیکچر شملہ آریہ سماج میں ہوا۔ پروفیسر صاحب کے نام سے تو ہم بوجہ اس سلسلہ مضامین کے جو الفضل میں کچھ عرصہ ہوا شائع ہوا۔ اور جس سے انہوں نے سخت منہ کی کھائی تھی۔ واقف تھے۔ ان کا مضمون جس پر انھوں نے لب کشائی کی۔ یہ تھا کہ "ویدک دھرم اور سوراج" جس میں انھوں نے حاضرین پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کہ سوراج کا خیال پہلے پہلے "سوامی" دیانند کے دماغ میں آیا۔ سنہ ۱۹۰۶ء تک کانگرس کے ریزولیوشنوں میں اس کا کوئی ذکر نہ تھا۔

اس کے متعلق انھوں نے ستیارتھ پرکاش سے ایک حوالہ پڑھا۔ جس کا مطلب انھوں نے یہ بتلایا کہ غیر ملک کا بادشاہ خواہ کس قدر نیائے (انصاف) سے بھی کام لیوے وہ نہ رہنا چاہیئے"۔ جس قوم کے مذہبی عقائد اس قسم کے ہوں۔ وہ جس قدر بھی گورنمنٹ کے خلاف خیالات رکھے کم ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جب سے ہندوستان میں یہ فتنہ پیدا ہوا۔ بدامنی بڑھتی گئی ہے۔ نہ آریہ سماج کو ساجی بادشاہ ملیں گے۔ نہ ملک میں امن ہو گا۔ مثل مشہور ہے نہ نو من تیل ہو گا نہ رادھا ناچیگی۔

لیکچرار صاحب نے یہ بھی کہا کہ سوامی دیانند اس شخص کی مانند ہیں۔ جو فوج کے جرنیل کو ہدایات دینے والا ہو۔ مسٹر گاندھی سوامی دیانند کے صرف ایک جرنیل ہیں۔ اور کہ اگر اب سوراج مل سکتا ہے۔ تو سوامی دیانند کی زیر ہدایات عمل کرنے سے مل سکتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ آریہ بننے سے سوراج مل سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ یہ بات ہمارے غیر احمدی دوستوں کو نوٹ کر لینی چاہیئے۔ جو سوراج کے لئے ہندوؤں سے اتحاد کئے ہوئے ہیں۔

پروفیسر صاحب مذکور نے اپنے لیکچر میں مسلمانوں پر دل کھول کر چوٹیں کیں۔ گو اس وقت سماج کے کمرہ میں شاید خال خال مسلمان تھے۔ مثلاً انہوں نے کہا کہ پہلے مسلمان قرآن کا کھنڈن کرنے سے جوش میں آجاتے تھے۔ مگر لیکھرام کے قتل نے ان کو آزادی کا چارٹر دیدیا۔ اے کاش! یہ لوگ بجائے چارٹر لینے کے لیکھرام کے قتل سے عبرت حاصل کرتے۔ مسلمان جائز نکتہ چینی سے کبھی برافروختہ نہیں ہوئے اور نہ کبھی شریفانہ اعتراضات سے انھوں نے کسی کو روکا ہے۔ ہاں اگر روکا ہے تو اس بات سے کہ گالیوں سے باز آو۔ ہم تو بدل خواہاں ہیں۔ کہ جائز نکتہ چینی ضرور ہونی چاہیئے۔ کیا مسلمان جن کو خدا نے تعالیٰ قرآن کریم میں حکم دیتا ہے کہ مشرکوں کے بتوں کو بھی گالی نہ دو۔ کسی کے بزرگوں کی ہتک کر سکتے ہیں۔

مقرر نے حاضرین کو یہ بھی بتلایا۔ کہ مولویوں نے مالابار میں ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنایا صرف اس لئے کہ وہاں آریہ سماج موجود نہ تھی۔ جہاں جہاں پنجاب اور یو۔ پی میں آریہ سماج موجود ہے۔ وہاں مسلمان ان کے مقابلہ میں آنے کا نام نہیں لیتے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ تا وقتیکہ آریہ قوم میں دوسری قوموں کے ساتھ بلحاظ طاقت مساوات نہیں ہوتی۔ تب تک ایسے واقعات ضرور ہوتے رہینگے۔ اور یہ کہ بائیس کروڑ ہندوؤں کے آگے مسلمانوں کی سات کروڑ آبادی کیا ہستی ہے۔ لیکن پر مسلمان اس نکتے کا قدر نہیں ڈالتے۔ کہ وہ ان کے ہم پلہ ہیں اسی طرح اگر ہندو اپنے آپ کو مسلمانوں کا ہم پلہ بنائیں گے۔ تو مسلمان ان سے کنارہ کشی اختیار کرینگے۔ یہ ہیں ان لوگوں کے حقیقی جذبات کاش! مسلمان اب بھی اپنی آنکھیں کھولیں۔ اور اپنے برادران وطن کی حکمت عملیوں کو سمجھیں۔

نیاز مند۔ شیخ احمد احمدی۔ کلارک ایم کمپنی ڈیپارٹمنٹ شملہ۔

خانہ خدا کی بے حرمتی

مرزا محمد حسین صاحب سرگودھی ضلع گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں کہ وہ ہم او سے مخالفین تنگ کر رہے ہیں۔ احمدیوں نے اپنی جو مسجد بنائی ہوئی ہے۔ اس میں عین خطبہ جمعہ کے وقت فساد کیا۔ اور اب تک گند پھینکتے ہیں اور کئی دن سے گوبر مسجد میں پھینکتے ہیں۔ مسلمان کہلانیوالوں کی ان حرکات پر کوئی شریف انسان افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ایسے لوگوں کو ہم تو یہی کہیں گے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو سمجھ دے۔

"تکذیب قادیانی" مصنفہ ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ
ایک سکھ کی نظر میں

افسوس ہے کہ میرے پاس وہ کتابیں (ست بچن اور بابا نانک کا مذہب) نہیں ہیں۔ جن کی تردید زور شور سے "تکذیب قادیانی" میں سردار رام سنگھ جی ایڈیٹر لائل گزٹ نے کی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس کے مطالعہ سے بادی النظر میں مصنف کے وسیع مطالعہ اور اعلیٰ علمی اور مذہبی قابلیت کا کسی حد تک معترف ہونا پڑتا ہے۔ لیکن مجھ بذات خود کہیں کہیں کلی اتفاق نہیں ہے۔ مگر ساتھ ہی خائف بھی ہوں۔ کہ شاید سردار صاحب میری ذات پر بھی سورن سنگھ (حال محمد یوسف صاحب) کی طرح بے تحاشہ حملہ آور نہ ہو جائیں۔ جیسا کہ انہوں نے صفحہ ۹۸ میں شیخ صاحب کی ذات پر ان کی کوئٹہ کی رہائش کے متعلق حملہ کیا ہے مجھ میں بتلا دینا چاہتا ہوں۔ اور مجھے فخر ہے۔ کہ میری ذات ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ مصنف کتاب زیر بحث کی ذات سے بالا تر ہے۔ اور سردست ایک مستقل سرکاری اسامی پر کافی تنخواہ بھی پاتا ہوں۔ اس لئے اس قسم کے حملوں سے تو میں کافی مطمئن ہوں۔ ہاں سردی اس جگہ[1] بمقابلہ کوئٹہ کے زیادہ پڑتی ہے۔ کیونکہ کوئٹہ ۵۵۰۰ فٹ اور یہ جگہ ۷۲۹۱ فٹ کے قریب سطح سمندر سے بلند ہے اسلئے جزوی حملہ کا احتمال ہو سکتا ہے۔ صفحہ نمبر ۲۷ پر شیطان کے عقیدہ کی تردید کرتے ہوئے "قادیان" کو شیطان کا اڈہ بتلایا ہے۔ گویا سردار صاحب کا نشانہ تو ہوں شیخ محمد یوسف صاحب اور گناہ کیا "قادیان" کی سلوری دھرتی اور اس کے جمیع مذاہب کے باشندگان نے۔ اس طرز استدلال کو کوئی منصف مزاج اور بے تعصب انسان بنظر استحسان نہیں دیکھ سکے گا۔ مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ ایک قابل اور مسلم لیڈر و معزز ایڈیٹر جو کبھی پھولکیاں (ریاست پٹیالہ۔ نابھہ) کے دیرینہ عناد کے رفع کرانے کا فخر حاصل کر چکا ہے۔ وہ ایک معمولی تردید کے وقت ایسے اوچھے ہتھیاروں پر کیسے اتر سکتا ہے۔ اگر میری

[1] وہ جگہ جہاں سردار صاحب رہتے ہیں۔

یاد غلطی نہیں کرتی۔ تو ایک دفعہ "راستہ صاحب" چودہری چھجو رام نے سردار صاحب کی ذات پر معمولی حملہ کیا تھا۔ (اصلی الفاظ یاد نہیں ہیں) اس وقت سردار صاحب نے اس کی تردید میں جامہ سے باہر ہو کر اور اپنی ذات کو بلندی پیشہ بتاتے ہوئے نہایت خشمگین لہجہ میں لائٹ گزٹ کے کالم سیاہ کر دیئے تھے۔

میرا مطلب اس سے یہ ہے کہ "ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں مپسند" کے مصداق سردار صاحب کسی کی ذات پر حملہ کرنے کے لئے حق بجانب نہیں ہیں۔ ہاں تردید میں زور قلم دکھا سکتے تھے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ خیر یہ ایک جملہ معترضہ ہے۔ قطع نظر اس کے آمدم بر سر مطلب۔

سردار صاحب صفحہ ۶۹ پر قیامت اور دوزخ و بہشت کے رد میں حوالہ دیتے ہیں کہ:-

دوزخ بہشت دکھلیئے دونوں اسے جہان
اک چڑھ جھلدے پالکی۔ اک پیر پیادے جان

یعنے جس دوزخ بہشت کے نقشے قرآن میں پیش کئے گئے ہیں۔ گورو بابا جی اس کے قائل نہ تھے۔ گویا اس واکیہ کے مطابق بہشت اور دوزخ اسی جہان میں ہیں آں۔ بے شک ہم مانا کہ اس واکیہ کے یہی معنے ہیں۔ جو کہ سردار صاحب نے بتلائے۔ مگر جنم ساکھی وڈی گورمکھی (مطبوعہ مفید عام پریس لاہور) صفحہ ۱۴۱ سطر ۱۲ بھی دیکھیں

"گلیں بہشت نہ جاسیئے چھٹئے سچ کمایئے"

سردار صاحب! کیا اس میں بھی بہشت کا اشارہ ہے۔ وہ بھی پالکی کا بہشت ہے یا کوئی اور؟ آگے سطر ملاحظہ فرماویں:-

نانک اگلی کوڑ ہی۔ کوڑہ پلّے پائے
جنہاں سچ پچھانیاں۔ سو بہشتی جائے

سردار صاحب! اس میں جس بہشت میں پہنچنے کا ذکر ہے وہ کسی اور جگہ معلوم ہوتا ہے۔ نہ کہ اسی جہان میں پالکی کے اندر۔ سردار صاحب کی توجہ میں نہایت مودبانہ طور پر اس بات پر دلاتا ہوں۔ کہ جہاں آپ نے اپنے مفید مطلب کی تشریح کر دی۔ وہاں کیا اچھا ہوتا۔ کہ یہ دو تین واکیہ بھی جو عین اسی صفحہ پر ہیں۔ جہاں سے آپ نے "نہ دوزخ بہشت کسی پر" الخ کا حوالہ صفحہ ۱۰۱ پر دیا ہے درج کر دیتے۔ اور خاطر خواہ وضاحت کر دیتے۔ تاکہ کسی کو باوجود آپ کی دماغ سوزی اور محنت کے غلط فہمی نہ ہوتی۔ اور معاملہ صاف ہو جاتا۔ اب جواب اس کے کہ "میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو" اور کیا کہا جاویگا نیز جس صورت میں جنم ساکھی بھائی بالا سردار صاحب کے نزدیک مستند بالذات کتاب ہی نہیں ہے۔ جیسا کہ انہوں نے صفحہ ۷ میں بتلایا ہے۔ تو پھر حیرانی ہے کہ اسی جنم ساکھی سے تردید و تائید کیسی؟ اور خواہ مخواہ تو تو میں میں سے کیا حاصل؟ ایسی حالت میں تو یہ جنم ساکھی طاق نسیاں پر محفوظ رہنی واجب ہے۔

(نوٹ) میں نے محض اپنی غلط فہمی رفع کرنے اور مزید اطمینان کرنے کے لئے یہ مضمون لکھا ہے۔ ورنہ اور کوئی مطلب نہیں ہے۔ اور نہ کسی کی ذات یا قابلیت پر کوئی حملہ کرنا میرا مقصد ہے۔

دہی خالصہ پنتھ کا عقیدت مند۔

دہلی میں ختم نبوت پر غیر مبائع سے مباحثہ

عبد الحق پیغامی نے حکیم احمد حسین صاحب لائل پوری کو جبکہ وہ پادری احمد مسیح صاحب سے بکٹ ہال واقع بازار [illegible] میں مسئلہ مسیح کی آمد ثانی پر مباحثہ کر رہے تھے۔ مسئلہ ختم نبوت پر مباحثہ کا چیلنج دیا۔ جس پر حکیم صاحب موصوف نے فرمایا کہ میں تو تبلیغی دورہ پر آیا ہوا ہوں۔ مقامی انجمن کو اختیار ہے کہ تمہارے چیلنج پر مجھے کھڑا کر دے۔ یا کوئی اور اس چیلنج کو منظور کرے۔ چونکہ حکیم صاحب دوسرے روز روانہ ہونے کا تہیہ فرما چکے تھے۔ خاکسار نے پیغامی کے چیلنج کو منظور کر لیا۔ چنانچہ وہ مباحثہ پادری احمد مسیح صاحب کی موجودگی میں اسی بکٹ ہال میں ہوا۔ پیغامی سے یہ مباحثہ کوئی پہلا مباحثہ نہ تھا۔ بلکہ اس سے قبل دو دفعہ اسی مسئلہ پر خاکسار سے مباحثہ ہو چکا تھا۔ ہم ان مباحثات کی اطلاع اجمالاً صدر دفتر میں بھیجتے رہتے ہیں۔ لیکن چونکہ پیغامی مذکور نے دیانتداری کے خلاف اس مباحثہ کے متعلق محض سفید جھوٹ اخبار پیغام میں شایع کیا ہے۔ اس لئے میرا بھی حق ہے۔ کہ اصل واقعہ کو خدا سے ڈرتے ہوئے جواباً شایع کر دوں۔

چونکہ پہلے مباحثات میں اسی مسئلہ پر مدعیانہ حیثیت سے میری تقریریں ہو چکی تھیں۔ اس لئے عبد الحق غیر مبائع نے مجھ سے درخواست کی کہ اب کی دفعہ وہ مدعی کی حیثیت سے پہلی تقریر کریگا۔ میں نے اس درخواست کو منظور کر لیا۔ پیغامی نے اپنی ابتدائی تقریر میں بجائے اس کے کہ کوئی نص صریح قرآنی اثبات دعوی پر کہ امت محمدیہ میں ایسی نبوت جس کا باتباع حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعدہ ہے۔ نہیں مل سکتی پیش کرتا بیان کیا۔ کہ نبوت کی غرض۔ شریعت لانا۔ لوگوں کو خدا کا پرستار بنانا۔ تزکیہ نفس کرنا۔ انسانوں میں ہمدردی کا مادہ پیدا کرنا وغیرہ ہیں۔ اور یہ سب باتیں حضور رسول خدا کے بعث سے پوری ہو چکیں۔ لہذا نبوت کی ضرورت نہیں رہی۔ میں نے اپنی تقریر میں اس نبوت کا ذکر کیا۔ جس کا وعدہ قرآن پاک میں سچے مسلمانوں کو ہے۔ خدا خود کیا ایک دعا سکھاتا ہے۔ جسے ہم پانچ نمازوں میں اور پھر نماز کی ہر رکعت میں پڑھتے ہیں۔ اور یہ ایسی ضروری ہے کہ نماز نماز نہیں۔ اگر سورہ فاتحہ ہر رکعت میں تلاوت نہ کی جائے۔ پھر خدا اس انعام کے دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین۔ میں پوچھتا ہوں۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ صدیق، شہید، صالح بن جانا تو رسول کریم صلعم کی اطاعت پر موقوف مانا جاتا ہے۔ مگر نبوۃ کا ملنا اسی طریق پر جیسے صدیقیت۔ شہادت صالحیت کا ذکر ہے نہیں مانا جاتا۔ میں اب بھی پوچھتا ہوں کہ اگر پیغامی نے میرے اس مطالبہ کا اس گرجے میں جواب دیا تھا تو بڑی خوشی سے اس جواب کو جس پر وہ اپنی فتح کا نقارہ بجاتا ہے پیغام میں شایع کرے۔ ورنہ خدا سے ڈرے۔ اثبات دعوی کے بعد میں نے پیغامی کی تقریر پر نقض کیا کہ اگر نبی کیلئے شریعت کا لانا فرض ہے۔ تو کوئی آیت پیش کرو۔ اس کے خلاف قرآن شریعت کے ماتحت نبیوں کا ہونا صراحت سے ذکر کرتا ہے۔ چنانچہ آیت ملاحظہ ہو۔ انا انزلنا التورٰۃ فیہا ھدی ونور یحکم بہ النبیون .... میں خدا کو حاضر ناظر جانکر کہتا ہوں کہ اس آیت کی طرف اخیر تقریر تک پیغامی نے توجہ نہ کیا۔ اگر اس نے کوئی جواب دیا تھا۔ تو اب پیغام میں شایع کرے۔

شریعت بے کم و کاست اب تک موجود ہے۔ اس کی ضرورت نہیں۔ باقی باتوں کو آپ پورا ہونا مان لیں۔

لیکن یہ بتائیں۔ کہ تزکیہ کی اب ضرورت ہے یا نہیں۔ اخوت کی اب ضرورت ہے یا نہیں۔ رسول اکرم تو فرماتے ہیں۔ ایک زمانہ ایسا آئیگا۔ کہ علماء بدترین خلائق ہونگے۔ اوسی زمانہ کے لوگ دوزخ میں لیجائے جائینگے۔ تو رسول اکرم حضرت عیسیٰ کیطرح اونکے اعتقادات سے پناہ مانگیں گے۔ مگر پیغامی کا اجتہاد کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے حاضرین کو بار بار متوجہ کیا کہ بایں الفاظ مطالبہ کیا۔ کہ جیسے حیات مسیح پر پیغامی آپ لوگوں سے صراحتاً نص طلب کرتے ہیں۔ اسیطرح اور بالکل اسیطرح میں انقطاع نبوت پر (جو باتباع رسول اکرم مل سکتی ہے) نص طلب کرتا ہوں۔ مگر اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور کہنے لگا کہ ہر نبی کیلئے شریعت کا لانا ضروری ہے۔ جس پر پادری احمد مسیح صاحب نے اسے دو تین بار ٹوکا۔ اور میں نے یحکم بہا النبیون کی آیت کی طرف اسے متوجہ کیا۔ اس بات کے گواہ پادری صاحب موجود ہیں۔ کہ دوسری تقریر میں پیغامی اس سے مکر گیا۔ بالآخر اس کی پریشانی اور بے اطمینانی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ غیر احمدیوں نے احمد مسیح صاحب سے درخواست کی اب وہ عبدالحق کی بجائے تقریر کریں۔ چنانچہ پادری صاحب نے حاضرین کے کہنے پر تقریر کی جس کا جواب پھر میں نے دیا۔ پیغامی کا یہ بیان بالکل جھوٹ اور سفید جھوٹ ہے۔ کہ حاضرین نے۔ حاضرین نے کیا کچھ حضرت مسیح موعود کو نبی تسلیم کیا [illegible] چند [illegible] تذکرہ کرتے تھے۔ کہ دونوں گروہ آپس میں ایک ہیں۔ ایک ہار جاتا ہے اور ایک جیت جاتا ہے۔ چنانچہ اس مباحثہ میں قادیانی جیت گیا اور خواجے والا ہار گیا۔ حالانکہ بدالحق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دیکر ہی لعین کو اپنی طرف کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ پیغامی اسی مردود نے اپنی تقریر میں کہا۔ نقل کفر کفر نباشد۔ تیرہ سو برس میں ایسی بیہودہ صورت والے نے نبی بننا تھا۔ جس نے اسکے دل کو خوش کر دینے والے الفاظ کو جلسہ میں ہی خدا کو [illegible] دیا تھا۔ اور اب بھی خدا کو سونپتا ہوں پادری احمد مسیح صاحب کا مسئلہ ختم نبوت کے متعلق بڑے جلسہ میں یہ فیصلہ ہے کہ میں نے ماسٹر محمد حسن کا مباحثہ جو مولوی نیاز احمد صاحب [illegible] (یہ مولوی صاحب بالآخر خاکسار کے ساتھ مباہلہ کی بد دعا کا شکار ہوئے) سے تین ماہ تک ہوتا رہا۔ اور ابھی دو سال میں ہی اس مسئلہ پر ماسٹر صاحب سے گفتگو کرتا رہا ہوں۔ میرا یہ فیصلہ ہے کہ قرآن سے ایسی نبوت کا جو اتباع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مل سکتی ہے انقطاع ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ اجراء ثابت ہوتا ہے۔

خاکسار محمد حسن استاذ احمدی دہلوی

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

فوراً ضرورت ہے

۱۔ احمدی ایجنٹوں کی جو کہ پھیری کا کام بھی کر سکیں محنتی آدمی کم از کم تین چار روپے روزانہ کما سکتا ہے۔ درخواست کے ساتھ مقامی سکرٹری کی چٹھی ہو۔ اور ایک آنہ کا ٹکٹ ہو۔ ۲۔ سو سو روپے کے بیس حصوں کی (تجارت کیلئے) ۳۔ جو امرتسر سے مال منگانا چاہیں۔ خواہ کسی قسم کا ہو۔ ۴۔ جو امرتسر پر فروخت کرنا چاہیں۔ مزید خط و کتابت کے لئے احمدی برادران امرتسر کو ایڈریس کریں

امریکہ کے ساتھ تجارت

جو اصحاب امریکہ سے تجارت کرنا چاہیں وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اور اصلی تھوک فروش قیمت لگا کر بیچیک ارسال کریں۔ تو نفع نصفا نصف ہوگا۔ اور روپیہ چھ ماہ کے اندر بھیج دیا جائیگا۔ محمد یوسف خان

c/o Al-Manjil 4448 Wa[illegible]
Ave Chicago Ill.

حضرت خلیفہ اول مولوی نورالدین صاحبؓ شاہی حکیم کی عمر بھر کا مجرب تحفہ دافع اٹھرا

حب اٹھرا

دافع اسقاط حمل

کیا معنی کہ جن کے عزیز چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ یا قبل از وقت حمل گر جاتے ہیں۔ یا کمزور پیدا ہوں۔ اس موذی مرض کے لئے حب اٹھرا کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ یہ وہ لاثانی دوا ہے جس کے استعمال سے وہ گھر جو اٹھرا کی بیماری کا مرکز بنے ہوئے تھے۔ آج وہ گھر پیارے بچوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ وہ والدین جو اس موذی بیماری کی بدولت یعنی اٹھرا کی بیماری کی وجہ سے [illegible] ہو چکے تھے۔ آج وہ اپنے لخت جگر نور نظر پیارے دلبندوں سے شاداں ہیں۔ وہ والدین جو یکے بعد دیگرے ان کی جدائی سے غم کے مارے چور تھے۔ آج وہ خدا کے فضل سے بامرادی کے گیت گاتے ہیں۔ اور اپنے مالک کا شکریہ بجا لاتے ہیں۔ کیوں نہ ہو۔ اس قادر خدا نے ہر بیماری کی دوائی اپنے کرم سے مہیا کر رکھی ہے۔ یہ اسی قادر قیوم خدا کے فضل سے حب اٹھرا اس عالی دماغ کے تمام عمر کا مجرب المجرب تحفہ ہے۔ جو تمام مخلوق کا خیر خواہ خلیفہ اول حضرت مولوی نورالدین شاہی حکیم افلاطون زماں تھا۔ ان گولیوں سے مخلوق خدا فائدہ اٹھاتی رہی۔ اور اب بھی فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اور نئے دن کے غموں سے نجات حاصل کر رہی ہے۔ آپ بھی خدا کے فضل سے فائدہ اٹھائیں۔ اور مراد حاصل کریں۔ یہ گولیاں مدت حمل و رضاعت میں صرف چھ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ ایک ہی دفعہ چھ تولہ منگوانے والوں کو خاص رعایت دی جائیگی۔

المشتہر

عبدالرحمن کاغانی مالک دوائی خانہ رحمانی قادیان ضلع گورداسپور

دوستوں کے فائدہ کی بات

عام خلق اللہ کی ہمدردی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے صرف ایک ماہ کیلئے یہ رعایت منظور کی ہے کہ ہمارا نہایت مجرب سرمہ جو آنکھوں کی تقریباً تمام بیماریوں کیلئے فائدہ بخش ہونے کے علاوہ نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر ہے۔ پانچ روپیہ تولہ کے حساب سے جو اصحاب بذریعہ منی آرڈر رقم پیشگی بھیجکر منگائینگے۔ بشرطیکہ تولہ سے کم نہ منگائیں ان کو محصولڈاک معاف کردینے کے علاوہ ایک نہایت مجرب زود اثر اور بالکل آسان نسخہ مقوی مفت نذر کیا جائیگا۔ جو ہمارے مطب کا خاص نسخہ ہے۔

ڈاکٹر منظور احمد احمدی سلانوالی لائن سرگودھا

مایوس مت ہو

اگر آپ کسی مرض میں مبتلا ہیں۔ اور خواہ آپ کی مرض کتنی ہی پرانی ہو حتیٰ کہ آپ علاج کر کے تھک چکے ہیں۔ توجہ سے بذریعہ مفصل تحریر علاج کرائیں۔ میں ہر ایک مرض نئی ہو یا پرانی سب کا بالعموم اور جملہ امراض مردوں و مستورات نیز بواسیر بادی۔ دمہ کھانسی پیچش۔ مروڑ سنگرہنی۔ امراض اطحال و معدہ و جگر و گردہ وغیرہ کا بالخصوص اپنے خاندانی اور اپنے ۲۰ سالہ ذاتی تجربات سے نہایت مجرب اور بشرطیہ علاج کرتا ہوں۔ اور سردست بغرض عام اطلاع متذکرہ امراض کے لئے اجرت ۱۲ فی کس مقرر ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ جواب طلب امور کے لئے ٹکٹ یا جوابی کارڈ لازمی ہے۔

فہرست دوائی خانہ مفت طلب کریں۔

منیجر مجربات ملکی حلقہ نمبر ۷ لدھیانہ (پنجاب)

عینک سے نجات پانے کا آلہ

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا مصدقہ مسیح موعود اور حکیم الامۃ خلیفہ اول" یہ سرمہ امراض آنکھوں کیلئے بہت مفید ہے۔ اور مجرب ہے۔ اور یہ سرمہ ککروں کیلئے اور نظر بڑھانے کیلئے ابتدائی موتیا بند جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ لالی ہو۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو۔ ان کے لئے بہت مفید ہے۔ اور اگر ایک ہفتہ استعمال کر کے کسی شخص کو فائدہ ثابت نہ ہو۔ تو بیشک واپس کردے قیمت سرمہ فی تولہ عا/ قسم اول اور ممیرا قسم اول فی تولہ ۵/

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے یقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شنیخ خیت و فساد بلغم قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلس البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ سے استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ/ فی تولہ قسم دوم ۸ر فی تولہ۔

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان

OPEN

WONDERFUL LIQUID HAIRDYE Co.

عرق خضاب نمونہ شباب

کارخانہ عرق خضاب نمونہ شباب قادیان ضلع گورداسپور
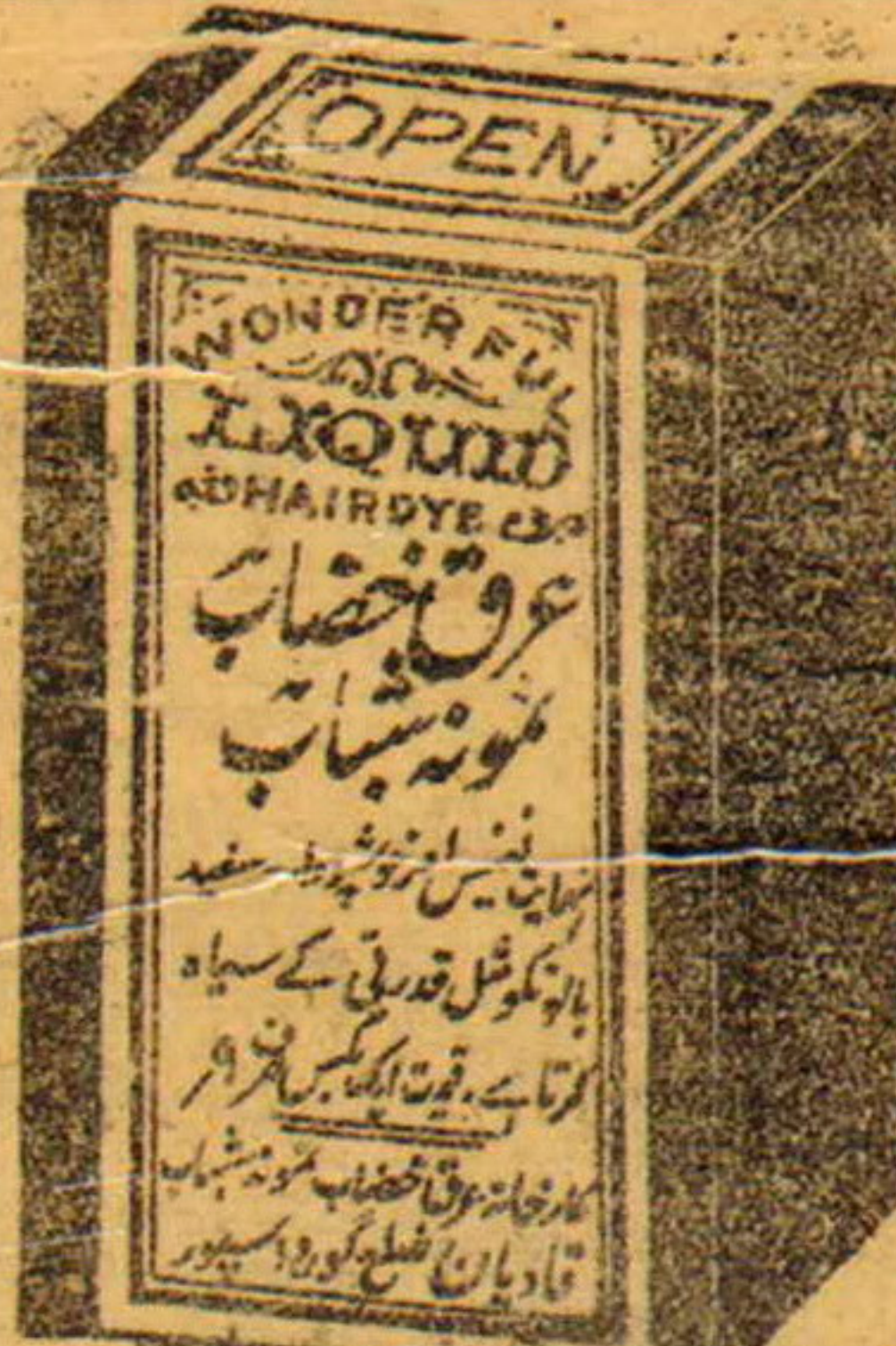
عرق خضاب نمونہ شباب

نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا عجیب و غریب اور نفیس خضاب سفید بالوں کو بالکل قدرتی سیاہ بالوں کیطرح پختہ سیاہ کرتا ہے۔ اسکے واسطے بڑے وچھوٹے شہر اور قصبہ میں اور ہر ایک جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو صاحب ایجنٹ بننا چاہیں وہ فوراً قواعد ایجنسی مفت اور تسلی کیلئے صرف ۴ر کے ٹکٹ بھیجکر خضاب کا نمونہ منگا کر خوب اچھی طرح اطمینان فرما سکتے ہیں۔ تاجروں اور دکانداروں کیلئے یہ سنہری موقعہ ہے اسواسطے جلدی کریں۔ دوسرے شوقین اصحاب بھی منگا سکتے ہیں نمونہ بھی منگا سکتے ہیں۔ قیمت ایک بکس مکمل ۹ر محصول وغیرہ ۵ر زیادہ پر کفایت

پتہ۔ منیجر کارخانہ عرق خضاب نمونہ شباب۔ قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان کی خبریں

مسٹر سی آر داس کو کشمیر سے نکل جانے کا حکم

مری - ۲۴ ستمبر - ۲۰ ستمبر کو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ریاست کشمیر کوہ مری میں ڈاک بنگلہ میں آئے۔ اور مسٹر داس سے کہا کہ وہ اس امر کے اعلان پر دستخط کریں۔ کہ ان کی آمد کا مقصد بحالی صحت ہے اور کہ بالواسطہ یا بلا واسطہ پالیٹکس میں حصہ نہیں لیں گے مسٹر سی آر داس نے ایسا تحریری اقرار نامہ لکھنے سے انکار کیا۔ آخر ان کو محض ایک اتوار کے بارہ مولا کو جانے کی اجازت دی گئی۔ اور بارہ مولا میں مسٹر سی آر داس کو روک لیا گیا۔ اور ۲۱ ستمبر کو انہیں ایک حکم حوالہ کیا گیا کہ یا تو وہ تحریری اقرار نامہ دیں۔ ورنہ ریاست کے علاقہ میں سے نکل جائیں۔ مسٹر داس نے انکار کر دیا۔ اور واپس چلے گئے۔

تھانیسر میں سورج گرہن کے موقعہ پر نقصان جان

دہلی - ۲۳ ستمبر - تھانیسر سے جو یاتری واپس آرہے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ سورج گرہن کے موقع پر مقدس تالاب تک پہنچنے میں جو بے قاعدہ کوشش کی گئی اس کے باعث ۲۰ سے زیادہ جانوں کا نقصان ہوا۔

فساد لاہور کے مقدمہ میں راضینامہ

ہندو مسلم فساد کے مقدمہ کے متعلق جس کی پیشی ۲۶ ستمبر کو سٹی مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں تھی ایک وفد ہندو و مسلم وکلاء کا صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مسلمانوں کی طرف سے میاں عبد العزیز بیرسٹر نے عرض کی کہ ہم مقدمہ نہیں لڑانا چاہتے۔ بلکہ صفائی کرنے کے خواہاں ہیں۔ اس لئے راضینامہ کرا دیا جائے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ سٹی مجسٹریٹ سے درخواست کیجئے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور فریقین کا راضی نامہ ہو گیا۔

سر علی امام وکالت کرینگے

پٹنہ - ۳۰ ستمبر - اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سر علی امام نے پٹنہ ہائیکورٹ میں ایڈیشنل جج کا عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور اب بیرسٹری کرینگے۔

ہندوستان میں انگورہ کی مدد کے لئے بھرتی

الہ آباد - ۲۷ ستمبر - انڈیپنڈنٹ نے آج ایک سو رضاکاروں کی فہرست شائع کی ہے۔ جنہوں نے سیاہ انگورہ کی اپیل کو لبیک کہا ہے۔ اس فہرست میں تقریباً چالیس رضاکار الہ آباد کے ہیں۔

مسلم لیگ کی طرف سے کمال پاشا کو مبارکباد

لکھنؤ - ۲۷ ستمبر - آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک ضروری اجلاس یہاں منعقد ہوا۔ اس میں مسلمانان ہند سے اپیل کی گئی کہ وہ انگورہ گورنمنٹ کو ذاتی طور پر یا زر روپیہ سے مدد دیں اور اسے اپنا مذہبی فرض سمجھیں۔ کونسل نے مصطفٰے کمال پاشا کو مبارکباد دی۔

قسطنطنیہ کو برطانوی افواج بھیجنے کے خلاف پروٹسٹ

احمد آباد - ۲۷ ستمبر - یہاں ایک بھاری جلسہ منعقد ہوا۔ اور ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا جس میں برٹش گورنمنٹ کے قسطنطنیہ کو افواج بھیجنے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ اور دھمکی دی گئی۔ کہ اگر برطانیہ نے ٹرکی کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ تو ہم میدان جنگ میں پہنچکر ترکوں کی مدد کریں گے۔

مسٹر گاندھی سے ملنے کی اجازت نہیں دی گئی

احمد آباد - ۲۷ ستمبر - چونکہ لیبر یونین اور انجمن مالکان کارخانجات احمد آباد کے درمیان کچھ تنازعہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس لئے سیٹھ منگل داس نے بمبئی گورنمنٹ سے درخواست کی تھی۔ کہ انہیں چند امور دریافت کرنے کے لئے مسٹر گاندھی کے ساتھ جیل میں ملاقات کرنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن گورنمنٹ نے اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔

احمد آباد میونسپلٹی کے پرائمری سکولوں میں مفت تعلیم

احمد آباد - ۲۷ ستمبر - بمبئی گورنمنٹ نے احمد آباد میونسپلٹی

غیر ممالک کی خبریں

"خلیفۃ المسلمین" کی غلطیوں کے ہاتھوں سے تنزلی

لندن - ۲۹ ستمبر - خبر ہے کہ "خلیفۃ المسلمین" ولی عہد کے حق میں تخت خلافت سے دست بردار ہو گئے ہیں۔

"خلیفۃ المسلمین" کا خاندان قسطنطنیہ چھوڑ گیا

مالٹا - ۲۵ ستمبر - "خلیفۃ المسلمین" کے خاندان کے کچھ ممبر قسطنطنیہ سے یہاں پہنچے ہیں۔ اتحادیوں نے ان کی روانگی کے لئے سہولتیں بہم پہنچائیں۔ اس لئے کہ وہ قدیم سلطنت کے رکن کھلم کھلا برطانیہ کے طرفدار رہے ہیں۔ اور ان کو اپنی جانوں کا خطرہ تھا۔

"خلیفۃ المسلمین" کا دار الخلافت سے فرار

لندن - ۲۸ ستمبر - ڈیلی کرانیکل کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ "خلیفۃ المسلمین" غالباً مفرورین میں ہونگے قوم پسند ترک ان سے سخت نفرت کرتے ہیں۔

قسطنطنیہ پر ترکوں کا قبضہ

دہلی - ۲۶ ستمبر - ہز اکسیلنسی افغانی قونصل متعینہ شملہ نے تار دیا ہے۔ کہ ترکوں نے قسطنطنیہ و تھریس پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ذرائع سے ابھی اسکی تصدیق نہیں ہوئی۔

تخلیہ تھریس کیلئے ۴۸ گھنٹہ کا نوٹس

قسطنطنیہ - ۲۲ ستمبر - صورت حال کے متعلق ترکان احرار کے خیالات مایوس کن ہیں۔ اور وہ اشخاص جو ان سے تعلقات رکھتے ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ جب تک دول متحدہ ترکان احرار کو اس امر کا کامل اطمینان نہ دلا دینگے کہ ولایت تھریس کا مسئلہ ترکوں کے حسب منشاء طے کیا جائیگا۔ یہ ناممکن ہوگا کہ ترکی عساکر کی فاتحانہ پیشقدمی کو روکا جا سکے۔ بیان ہے اگر یہ اطمینان ۴۸ گھنٹہ کے اندر اندر نہ دلایا گیا۔ تو نتائج نہایت خراب نکلینگے۔

شاہ یونان کی تخت سے دست برداری

لندن - ۲۸ ستمبر - قسطنطین شاہ یونان فوجوں کے مطالبہ پر تخت سے دست بردار

ہو گئے ہیں۔

انقرہ میں مارشل لا

انقرہ ۔ ۲۷ ستمبر ۔ حکومت مستعفی ہو گئی ہے ۔ اور نہایت اہم تغیر و انقلاب ظہور پذیر ہونے کی توقع ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نازک صورت حالات کا عقدہ پر امن طریق پر حل ہو جائیگا ۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ جنرل پاشا کسی وزیر اعظم کے منصب جلیلہ کو منظور کرینگے یا نہیں ۔ اسی اثنا میں انقرہ میں فوجوں کے زبردست پہرے لگائے گئے ہیں ۔ اور مارشل لا کا اعلان کر دیا گیا ہے ۔

بالشویک ترکوں کی حمایت میں

ہیلسنگفارس ۔ ۲۷ ستمبر ۔ ماسکو سے خبر آئی ہے کہ سوویٹ حکومت نے فیصلہ کر لیا ہے کہ برطانیہ کے ساتھ اگر ترکان احرار کی مڈبھیڑ ہو ۔ تو مصطفیٰ کمال پاشا کی فوجی مدد کیجائے ۔ اور کوشش کی جائے کہ صلح کے خلاف مصطفیٰ کمال پاشا کا رویہ اور بھی سخت ہو جائے ۔ فوجی مداخلت کی تیاریاں ہو رہی ہیں ۔ اور کوہ قاف کو مرکز بنانے کی وسیع تجویزیں سوچی جا رہی ہیں ۔

برطانیہ کی درخواست کمالیین سے

لندن ۔ ۲۷ ستمبر ۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے ۔ کہ برطانی حکومت نے کمالیین سے درخواست کی ہے کہ پیغام پہنچنے سے ۴۸ گھنٹہ کے اندر غیر جانبدار رقبہ خالی کر دیں ۔

یونان کی صلح پر آمادگی

موسیو سٹریٹ (یونان) نے ظاہر کیا ہے ۔ کہ یونان اس بات کے قبول کرنے پر راضی ہے ۔ کہ مجلس اقوام بھی معاہدہ تیار کرنے میں شریک ہو جائے ۔ تاکہ اس جنگ کا ایک دفعہ خاتمہ ہو جائے ۔

اتحادی فیاضانہ شرائط دینے پر آمادہ ہیں

لندن ۔ ۲۲ ستمبر ۔ پیرس میں بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر مصطفیٰ کمال پاشا کانفرنس سے پیشتر اپنی فوجوں کو روکے رکھیں ۔ تو دول ان کو فیاضانہ شرائط دینے پر آمادہ ہیں ۔ اور یہ بھی وعدہ کرتے ہیں کہ عہد نامہ سیورے میں سخت تبدیلیاں کر دینگے ۔ لارڈ کرزن منظور کرتے ہیں ۔ کہ بزم مصالحت خواہ انگورہ میں کیجائے ۔ خواہ سمرنا میں ۔ جہاں مصطفیٰ کمال پاشا کی خوشی ہو ۔ وہاں کرے ۔

آبناؤں کے متعلق روس کی دھمکی

لندن ۔ ۲۳ ستمبر ۔ ترکی معاملات کے متعلق روسی یادداشت جو اتحادیوں کے نام ۱۹ ستمبر کو روانہ کی گئی ۔ مظہر ہے ۔ کہ روس ہرگز اس بات کو تسلیم نہیں کرتا ۔ کہ کسی ملک کے جنگی جہاز آبناؤں میں بھیجے جائیں ۔ اور نہ ہی اس بات کو تسلیم کرتا ہے ۔ کہ ان طاقتوں کی اجازت کے بغیر جو بحیرہ اسود میں زیادہ تعلق رکھتی ہیں برطانیہ آبناؤں کی حفاظت کا ذمہ اٹھائے ۔ مؤخر الذکر طاقتوں کو آبناؤں کا تصفیہ کرنا چاہئیے ۔ (اس میں برطانیہ کا کوئی حق نہیں) اور کسی کارروائی کو بھی جس کو حکومت ماسکو کی اجازت کے بغیر کیا گیا ہو ۔ تسلیم نہیں کیا جائیگا ۔

آبناؤں پر لیگ کے قبضہ کی تجویز

معلوم ہوا ہے ۔ کہ برطانیہ عظمیٰ ترکی کے ساتھ فیاضانہ شرائط طے کرنے کے لئے تیار ہے ۔ اہم ترین مقصد یہ ہے کہ انجمن اقوام یا کسی دوسری بین الاقوامی جماعت کے ماتحت درہ دانیال آزاد کر دیا جائے ۔ اور اس کی ذمہ واری کی جائے کہ تمام ممالک آزادی کے ساتھ اسمیں جہاز رانی کر سکیں گے ۔ اس میں کسی حالت میں کوئی ترمیم نہیں کی جا سکتی ۔ اگرچہ آبناؤں کی آزادی کی حفاظت کیلئے حکومت بحری ۔ بری اور ہوائی انتظامات تکمیل کو پہنچا رہی ہے ۔ تاہم وہ اس کی خواہشمند نہیں ۔ کہ جنگ شروع ہو ۔

سمرنا میں آگ کس نے لگائی

قسطنطنیہ ۔ ۲۵ ستمبر ۔ اعلیٰ ترین فرانسیسی حکام کو یقین ہو گیا ہے ۔ کہ سمرنا کی آتشزدگی ترکوں سے منسوب نہیں کی جا سکتی ۔ اور اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ پناہ گزینوں کے اس بیان کی بنیاد معلوم نہیں ہوتی ۔ کہ ترکوں نے بازاروں اور گھروں میں مٹی کا تیل چھڑکا ۔ برخلاف اس کے بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ آگ لگنے سے پہلے ارمنی گھروں سے باہر بم پھینکتے ہوئے ۔ یا معاندانہ کارروائیاں کرتے ہوئے دیکھے گئے ۔

ترکی فوج میں جرمن افسر

لندن ۔ ۱۲ ستمبر ۔ بالشویک عرصہ دراز سے سونا اور جواہرات کمالی فوجوں کو تیار کرنے کے لئے روانہ کرتے رہے ہیں ۔ اس میں بہت سا سامان گرجوں میں سے لیا گیا ہے ۔ روس میں سے ہو کر کئی جرمن افسر انگورہ پہنچے ہیں ۔ اور ترکان احرار کی فوجی تنظیم و ترتیب کے یہی افسر ذمہ دار ہیں ۔

قسطنطنیہ سے غیر ملکیوں کی روانگی

۲۶ ستمبر ۔ لیڈی ہیرنگٹن اور ۱۶ دیگر افسران اعلیٰ کی بیویاں رخصت ہو گئی ہیں ۔ محکمہ جنگ کے حکم کے مطابق باقی ماندہ افسروں کی بیویاں بھی آج رخصت ہو جائینگی ۔ ۱۰ ہزار یونانی دیوانہ وار پروانہ ہائے راہداری کے لئے درخواستیں کر رہے ہیں ۔

برطانیہ کا عطیہ یونانیوں کیلئے

جنیوا ۔ ۲۵ ستمبر ۔ جمعیت الاقوام کی کونسل میں [illegible] یونانی اور ارمنی پناہ گزینوں کے لئے امداد کا سامان کیا جائے اور اعلان کیا کہ حکومت برطانیہ ۵۰ ہزار پونڈ دینے کو تیار ہے ۔

جمہوریت روس کا صدر

افغنی الوب کا بیان ہے کہ جارجیا کے رہنے والے مشہور سیاست دان محمد ستالین کو جو نہایت مضبوط شخص ہے ۔ لینن کی جگہ جمہوریت روس کا صدر منتخب کیا گیا ہے ۔ لینن نے اپنی علالت کے باعث ایک طویل رخصت حاصل کی ہے ۔ موسیو کومن آف اور ریکوف مشہور سیاستدان روس محمد ستالین کے مشیر مقرر ہوئے ہیں ۔

آسٹریلیا میں سورج گرہن کا نظارہ

ملبورن ۔ ۲۲ ستمبر ۔ آسٹریلیا کی موسم خوش قسمت منجمین کو بہت مدد دی اور انہوں نے ساڑھے تین منٹ تک گرہن کا معائنہ کیا ۔ گونڈی ونڈی میں طیف شمسی کا متحرک فوٹو لیا گیا ایک اکلیل دیکھا گیا جس کا عرض چالیس ہزار میل سے زیادہ تھا ۔ اسمیں سے چار بلند شعلے نکل رہے تھے جن میں سے ایک کا طول ۲۵ لاکھ میل تھا ۔ آسٹریلیا کے وحشی اس نظارہ کو دیکھکر دہشت زدہ ہو گئے اور بھاگ گئے ۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)